بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

محدث
دہلی

نمبر ۹	ماہ جنوری ۱۹۳۹ء مطابق ماہ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ ہجری	جلد ۶

دارالحدیث رحمانیہ دہلی کے انیسویں تعلیمی سال کا شاندار افتتاح

اور

حجۃ الاسلام شیر پنجاب حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری کی شرکت

صدہزار شکر واحسان ہے اس ربِّ منّان کا جس کے الطاف وعنایات کا خاص فیضان "رحمانیہ" اور وابستگانِ رحمانیہ پر مدت سے جاری ہے۔ یہ اسی ربِّ ذوالمنن کی مہربانیوں ہی کا نتیجہ ہے کہ "رحمانیہ" اپنے دونوں بانیان جناب حاجی شیخ عبدالرحمان صاحب وجناب شیخ عطاء الرحمٰن صاحب رحمہما اللہ تعالیٰ کے ظاہری وجود سے محروم ہوجانے کے باوجود بھی اپنی پوری شان وعظمت، فیض وبرکت کے ساتھ بحمداللہ جاری ہے اور خدا کرے قیامت تک یوں ہی جاری رہے، آمین۔

یقیناً ہمارے نیک دل قارئین یہ سنکر بے حد خوش ہونگے کہ کتاب وسنت کی صحیح اور ٹھوس تعلیمی خدمتیں انجام دینے والی واحد دینی وعلمی درسگاہ، دارالحدیث رحمانیہ دہلی اپنی زندگی کی اٹھارہ بہاریں دیکھنے کے بعد اب انیسویں میں قدم رکھ چکی ہے گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی پنجابی، بنگالی، ہندوستانی وغیرہ ہر صنف کے طلبہ ایک کثیر تعداد میں داخل ہوئے ہیں۔ اور سب کے کھانے پینے، رہنے سہنے، اور کتابوں وغیرہ کا کفیل مدرسہ ہی ہے۔ اس سال کی ایک قابل ذکر خصوصیت یہ ہے کہ ۱۱ر شوال ۱۳۵۷ھ مطابق ۴ر دسمبر ۱۹۳۸ء کو حضرت مولانا امرتسری مدظلہ العالی اپنے پوتے رضاء اللہ سلمہ اللہ کو مدرسہ میں داخل کرنے کی غرض سے اپنے ساتھ لیکر بہ نفس نفیس رونق افروز ہوئے۔ حسب قاعدہ امتحان داخلہ کے بعد ان کو چوتھی جماعت میں داخل کرلیا گیا اور اعلان کے مطابق ۱۲ر شوال ۱۳۵۷ھ مطابق ۵ر دسمبر ۱۹۳۸ء بروز دوشنبہ کو تعلیم شروع ہوگئی۔ تعلیم کا آغاز یوں ہوا کہ مدرسہ کے وسیع ہال میں تمام مدرسین کیلئے الگ الگ غالیچے بچھادیے گئے۔ ان کے سامنے تپائیوں پر کتابیں رکھدی

نوٹ۔ پچھلے پرچوں میں نمبر غلط لکھے گئے ہیں ناظرین ان کو درست کرلیں یعنی محدث بابت ماہ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو ۶ اور بابت ماہ نومبر کو ۷ اور ماہ دسمبر کو ۸ بنالیں۔

گئیں۔ اور شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ صاحب مبارکپوری رحمانی کی جائے درس سے قریب حضرت مولانا امرتسری کی معیت میں علماء اور عمائدین شہر کی ایک جماعت بیٹھ گئی۔ جناب حاجی شیخ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کے صاحبزادے جناب شیخ محمد صاحب بھی موجود تھے۔ اطلاعی گھنٹہ بجتے ہی تمام اساتذہ و طلبہ اپنی اپنی جگہوں پر آگئے اور درس شروع ہوگیا۔ تھوڑی دیر تک اساتذہ کی پرزور تقریروں سے ہال گونجتا رہا اور حاضرین محظوظ ہوتے رہے اس کے بعد محترم جناب حاجی شیخ عبدالوہاب صاحب مہتمم مدرسہ کا تحریری خطبہ حضرت مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی نے پڑھکر سنایا۔

خطبہ ختم ہو جانے پر حضرت مولانا امرتسری نے ایک پر مغز تقریر کی۔ تقریر کیا تھی؟ طلبہ اور علماء کیلئے سبق آموز اور عبرت انگیز واقعات کا مرقع — حمد و صلوٰۃ کے بعد سب سے پہلے آپ نے فرمایا کہ مجھے مہتمم صاحب کے اس فقرے نے چونکا دیا کہ یہ مدرسہ کا انیسواں سال شروع ہو رہا ہے۔ مجھے یاد ہے جبکہ مدرسہ کے سب سے پہلے افتتاحی جلسہ کے لئے حاجی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم نے مجھے بلایا تھا۔ اور اسی ہال میں کھڑے ہو کر میں نے تقریر کی تھی۔ اللہ اللہ زمانہ کتنی تیزی کے ساتھ گذر رہا ہے کہ اُس سال کا پیدا شدہ لڑکا آج اٹھارہ سال کا جوان نظر آرہا ہے . . . . . پھر فرمایا ہاں شرعی طور پر یہ صحیح ہے کہ آج اس کے دونوں بانیان یکے بعد دیگرے ہم سے جدا ہو گئے، لیکن سچ تو یہ ہے کہ ع نوشیرواں نہ مُرد کہ نام نکو گذاشت۔ انکا یہ صدقۂ جاریہ جاری ہے اور خدا کرے اس سے بھی زیادہ ترقیوں کے ساتھ قیامت تک جاری رہے۔ (آمین)

طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا عزیزو! آپ طالب علم نہیں ہیں بلکہ رئیس ہیں۔ کہ گھر سے بھی زیادہ آسائش آپ کو یہاں حاصل ہے۔ شاید آپ لوگوں میں کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا جس کا گھر ایسا پختہ اور وسیع ہو۔ اسمیں بجلی کے پنکھے اور روشنی ہو بیچ میں پھولوں اور خوبصورت بیلوں کا باغیچہ ہو۔ طالب علمی کا زمانہ ہم پر گذرا ہے کہ نہ کھانے کا انتظام تھا نہ رہنے سہنے کا بندوبست نہ پہننے اوڑھنے کی سبیل۔ میں آپ کو اپنا ایک واقعہ اسی دلی کا سناؤں کہ جب میں حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تعلیم کیلئے حاضر ہوا تو اسٹیشن پر اترتے ہوئے ایک پاؤں کی جوتی کہیں کھو گئی۔ اب صرف ایک جوتی رہ گئی اسلئے خیال ہوا کہ اسے بھی پھینکدوں لیکن ایک بنئے نے کہا کہ "میاں لڑکے اس جوتی کو کیوں پھینکتے ہو۔ اپنے پاس رکھ لو اور ایک پرانی جوتی دو چار پیسوں کی خرید لینا کام چل جائیگا" میں نے اسکے کہنے کے مطابق اس کو رکھ تو لیا لیکن اسی ایک جوتی کو پہنتا رہا اور عرصہ تک دوسرا پاؤں خالی ہی رہا۔ دوسری جوتی کا بندوبست ہی نہ ہو سکا۔ پھر فرمایا آپ لوگوں کیلئے تو اس مدرسہ میں ایک مستقل ڈاکٹر مقرر ہے جو روزانہ آپ کی دیکھ بھال کرتا ہے لیکن ہمارے طالب علمی کے زمانہ میں یہ چیزیں کہاں تھیں۔ میں جب وزیر آباد میں حضرت مولانا حافظ عبدالمنان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تھا تو ایک مرتبہ میرے سر میں ایک پھوڑا نکل آیا، جس کی تکلیف سے بے حد پریشان تھا۔ حافظ صاحب نابینا تھے اسلئے انھیں کچھ خبر نہ تھی۔ اور نہ کوئی دوسرا پرسان حال تھا۔ آخر مجبور ہو کر خود لکڑی ٹیک کر مدرسہ سے بہت فاصلہ پر روزانہ ایک ڈاکٹر کے پاس جانا آنا پڑتا تھا۔ یہ اللہ کی نعمتیں آپ کو میسر ہیں ان کی قدر کیجئے اور بانیاں مرحومین کیلئے دعاء خیر کرتے رہیئے۔"

پھر استادوں سے فرمایا کہ آپ حضرات اپنے شاگردوں کو یہ امر اچھی طرح ذہن نشین کرادیں، اور ان کے دل و دماغ تک بار بار یہ پہنچاتے رہیں کہ ان کا مقصد اس تعلیم سے بجز دین کی خدمت کے اور کچھ نہ ہونا چاہیئے۔ اسلئے کہ یہ حقیقت کسی طرح بھی فراموش کرنے کے لائق نہیں کہ کسی قسم کا سرکاری اعزاز یا عہدہ حکومت میں ان کے لئے ہرگز نہیں ہے۔ خواہ حکومت انگریزی کی ہو یا کانگرس

گی۔ پس اگر یہ دین بھی نہ سنبھال سکے تو پھر کسی طرف کے نہ ہونگے۔" الغرض مولانا کی اسی قسم کی قابل عمل رہنمائیوں کے بعد دعا خیر و برکت کے ساتھ یہ اجلاس برخاست ہوگیا۔

ابکی دفعہ حضرت مولانا امرتسری دہلی میں کئی روز ٹھہرے۔ اس اثنا میں عالیجناب مہتمم صاحب کی کوٹھی پر ایک روز خاص اہتمام کے ساتھ آپ کی دعوت بھی ہوئی۔ نیز مہتمم صاحب نے اپنی خاص کار آپ کو دہلی کے تاریخی مقامات کی سیر و تفریح کیلئے دیدی تھی۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر قائم رکھے، اور حاسدین و معاندین کے علی الرغم دونوں جہاں میں ان کو سربلندیاں عطا فرمائے۔ اور ان کی ہر قسم کی فتنہ انگیزیوں سے آپ کو محفوظ و مامون رکھے۔ آمین اللہم آمین۔

اب ہم ذیل میں حضرت مہتمم صاحب مدظلہ العالی کا وہ خطبہ درج کر رہے ہیں۔ جو اس سال کے افتتاحی جلسہ میں پڑھکر سنایا گیا۔ اور اپنے مدرسہ کے تمام اساتذہ و طلبہ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان ہدایات و فرامین کو اپنا دستور العمل بنا کر حضرت مہتمم صاحب کیلئے تسکین قلب کا باعث بنیں اور خود سعادت دارین حاصل کریں۔

بِسْمِ اللّٰہِ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

سب سے پہلے میں اپنے پروردگار کی تعریفیں کرتا ہوں جس کے فضل و کرم ہم پر بیشمار ہیں۔ اور تاہم ہم اسکے فضل و کرم کے محتاج اور طلبگار ہیں۔ میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتا ہوں جو ساری مخلوق میں سب سے افضل و اعلیٰ اور بلند و بالا ہیں۔ اما بعد۔

اس میں شک نہیں کہ اسوقت مجھے اپنے مدرسہ رحمانیہ کے انیسویں تعلیمی سال کے افتتاح کی خوشی ہے۔ لیکن اس خوشی کے موقعہ پر بھی میرے دردمند دل میں ٹیس اٹھ رہی ہے کہ آہ! ان دلچسپیوں کے باعث ان مسرتوں کے بانی اور دنیا کی ساری چیزوں میں سے صرف اسی سے خوش ہونے والے اس مدرسے کے دونوں مؤسس یعنی میرے محترم تایا حضرت شیخ حاجی عبدالرحمان صاحب اور میرے بزرگ والد شیخ عطاء الرحمن صاحب نہ رہے خدا ان کی روح پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور انھیں بہترین درجات عطا فرمائے۔

اس غم نے کہ گذشتہ سال کے اس مبارک موقعہ پر خود والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ یہاں موجود تھے مجھے اس قابل نہیں رکھا کہ میں آپکے سامنے کھڑا ہو کر کچھ کہہ سکوں۔ لیکن تاہم میں مختصر الفاظ میں اپنے